

مدینۃ المسیح

جیسے دایہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قادیان

روزنامہ

یوم چہار شنبہ

قیمت لائے ۱۸ روپے

ماہوار ایسا رویہ

ج ۳۵ ۴، ماه ظهور ۱۳۰۲ ۱۸، رمضان المبارک ۱۳۰۶ ۴، جولائی ۱۹۲۶ء منب ۱۸۵

یوپی کی کانگریسی حکومت اور رہا بھیا

یونانی میں جہاں سمجھا یوں نے کانگرس کو رنٹ کے سامنے چند مطالبات پیش کئے ہیں۔ جو تقریباً سارے کے سارے مسلم اقلیت کے خلاف ہیں۔ گورنٹ نے ان مطالبات میں سے سوائے دو کے باقی سات یا آٹھ مطالبات تسلیم کر لئے تھے۔ مگر جہاں سمجھا اس پر راضی نہیں۔ اور اب اس نے جارحانہ اقدام شروع کر دیا ہے۔ کانگرس اور جہاں سمجھا کے اذہدوں میں جو فرق ہے وہ صرف طریق کار کا فرق ہے۔ اور اگر نہ دونوں میں اس وقت تصادم ہے تو رادوا کے اختلاف کی وجہ سے نہیں بلکہ اس وجہ سے ہے کہ جہاں سمجھا بظاہر ذرا بے مہربانی سے کام لے رہی ہے۔ اور کانگرس چاہتی ہے کہ یہ کام کسی شہزادہ طریقہ سے سر انجام دیا جائے۔ اور آہستہ آہستہ مسلم اقلیت کا گلا گھونٹا جائے۔ اور وہ بھی اس طرح سے کہ نہ تو اقلیت کو تباہ کر سکے۔ اور نہ دنیا کچھ کہ سکے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ جیسا کہ کانگرس کے گزشتہ طریق کار سے حیاں ہوتا ہے کہ خود کانگرس ہی نے جہاں سمجھا یوں کو

فرقتہ دارانہ مطالبات پیش کرنے پر
اگساہنگ کے سانپ میں مچالے اور کڑی
بھی نہ ٹوٹے۔ یہی بات زیادہ قرین قیاس
معلوم ہوتی ہے۔ گو کانگرس کاغذ کا
امبولوں کے مطابق ایک غیر فرقتہ دارانہ
جماعت بنتی ہے۔ لیکن اس کے شرکاء
لیڈروں کا ڈھانچہ بھی اس میں کا ہے
جس سے ہاسبھائی کی تعمیر ہوتی ہے۔
اس لئے ظاہر داری کو قائم بھی رکھنا
چاہیے ہے۔ اور علماؤں کی کڑی ہے جو
اس کی نظرت کا ہاسبھائی پہلو اس
کے کرنا چاہتا ہے۔ اس غرض کے
لئے اس نے اپنے کئی رخ اختیار کر
رکھے ہیں۔ اصل میں کانگرس، ہاسبھا
سوشل پارٹی، گاندھی جی وغیرہ وغیرہ
لشک کے ماون کی طرح ایک ہی دھڑ
کے کئی سر ہیں جو دیکھنے والے کو تو
علیحدہ علیحدہ نظر آتے ہیں۔ مگر سب
کے پیش نظر ایک ہی غرض و قاصد ہے
اور وہ یہ کہ ہندوستان میں اونچ
جاتی سرمایہ داری نظام از سر نو قائم
کیا جائے۔ اور تمام اقلیتوں کو خالص
اجھڑوں اور سلٹوں کو ایسا دبا دیا
جائے۔ کہ وہ بھر سرنہ اٹھاسکیں۔

اور ہمیشہ کے لئے اونچے جاتیوں کے
غلام بن جائیں۔

ان دعا کو حاصل کرنے کے لئے
کانگرس نے بڑی ہوشیاری سے
اچھوتوں اور مسلمانوں کو بٹھا دیا ہے
تاکہ وہ متحد ہو کر کوئی رختہ انداز میں نہ
کر سکیں۔ اس لئے جہاں ملازمتوں کی
تقسیم میں غالبیت کا اصول اور انتخاب
میں مخلوط انتخاب جاری کیا گیا ہے۔
وہاں اچھوتوں کے لئے دس فیصدی
کمی رعایت بھی رکھ دی گئی ہے۔

بھیر ایک عجیب چالاک سی فیس کی گئی تھی
 ہے کہ جانا کچھ امین سازاں سہیل کا گھوٹی میڈرو
 ہی کہ اوٹو اکثریت ہے۔ ایک طرف تو
 کا گھوسٹ کی کمانے ہندوستانی زبان کو
 حکومت کی زبان بنانے کی سفارش کی۔
 مگر اسی سہیل نے ہندی زبان کو چننا
 یہ اس قدر بین رویا کا رویہ ہے کہ شاہ
 دنیا کی تمام سیاسی تاریخ میں اس کی نظیر
 نہیں مل سکے گی۔ دراصل بات یہ ہے
 کہ کنگا گھوسٹ نے نہ صرف مغربی سیاست
 کی تمام عیارانہ چالیں اپنائی ہیں۔ بلکہ
 اس کے ساتھ اونچے جاہلوں کی تنگ نظری
 بھی انا کام کر رہی ہے۔

اب جو بیان مسٹر پرت نے کہا تھا
شورش کے متعلق دیا ہے۔ وہ نہایت دلآویز
ہے۔ مگر اس کی تمام دکانیں ہی اس وقت
دفور چل رہی تھیں۔ جب اس تمام گفتگو

کو زیر نظر لایا جاسکے۔ جو یوں گورنمنٹ اور مہاسبحائی ڈیپارٹمنٹ کے درمیان چلتی رہے۔ اس گفتگو سے صاف حیاں ہے کہ آج نہیں تو کل ضرور کانگرس مہاسبحا کے سامنے ہتھیار رکھ دے گی۔ ابھی چونکہ اقتدار کا انتقال مکمل نہیں ہوا۔ یہ مناسب خیال کیا گیا ہے کہ مہاسبحا کے برخلاف محض دکھاوے کے لئے سختی سے کام لیا جاوے۔ کیونکہ اگر اب کانگرس مہاسبحا کے ذمہ دارانہ مطالبات میں وجہ منظور کرے۔ تو اندیشہ ہے کہ انتقال اقتدار کی کارروائیوں پر گھنٹاؤں پر چھائیں نہ پڑے۔

حکومت نے ابھی تقریریں فرمائی ہیں۔ مہندو مہاسبحا کے شہسہ مطالبات کے لئے ہماری حکومت میں سب سے پہلے ان کے حقوق برابر نہیں گئے۔ اور ہم بھی جی کہ ان کی آزادی میں روک پیدا نہیں کر سکتے۔

یہ الفاظ نہایت شاندار ہیں مگر ہمیں
ان پر اس لئے یقین نہیں آتا۔ کہ گرفتہ
معاملات میں اس سے بھی زیادہ شاندار
الفاظ مختلف کانگرس لیڈروں نے
وقتاً فوقتاً کہے مگر عمل ہمیشہ اس کے
خلاف کیا۔ بلکہ کانگرس ہمیشہ کہتی تو یہی
رہی ہے۔ اور اسکا وجہ سے سرخ راج
جیسے انسان بھی اس کے دام فریب میں
سالاں گرفتار رہ چکے ہیں۔ مگر اس کے قول

ماڈل نمبر: روشن دین تصویریں - ۱ - ایل - ایل - بی

معانی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنسٹن یونیورسٹی نے فیضان اسلام پرنسٹن یونیورسٹی میں چھاپا اور قادیانی سے تعلق

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صابری رضی اللہ عنہ

(از جناب شیخ محمد احمد صاحب منظرہ پورہ محسوی)

حق شناسان مرگ خود را پیشوائی سے کنند
پیش از مردن ہی میرزا اندر کونے دوست
ہم بدست خویش سے شویند لعش خویش را
ہم بدوش خویش تن تابوت خود را سے برزند
بہر جانان سوزیاں از فدا ہاں سے آورند
تا دم آخر ہمانا از پے رضوان یار
بر دل اہل جہاں از معجز اخلاق خود
میر اسماعیل رضی اللہ عنہ اس استقامت کا نمود
استقامت کا نمونہ گرامت کا نمود

نامہ رانامی نمودے ملک غیر بار او
شاہ عزیزاں بیان و عارف شب زندہ دار
کا باگر اندر طہاوت نامور اندر کرم
از سر صدق و صفا و زینت اخلاص وفا
بوالعجب تاثیر دارد گفتگوئے با عمل
از جہاں پیش معترض حیران و ششدر رائے
از رموز علم قرآن و زکات معرفت
باز بان و خامہ و بانامہ و پیغام ہم
علم و فہم و ذکر و فکر و طاقت و فن و ہنر
عادۂ عشق و محبت آجیناں میکردے
خویشی را سر بسر با حق تبارے دیرد
بچناں در قربت محبوب شد تربت گزین
آرزوئے آخریش بس ہیں بود و ہمیں
دل بکونے دہرے دیوانہ شدے ہم نشین
آشنائی در میان جان و تن افتادہ بود

در محبت سے نہ اند سوختن از ساختن
بے خطر در شعلہ و شمع حرم خود را فکند
خویشی را سر سر چشم بصیرت ساختن
سکناں را نقش پائش گشت منہاج الوصول
پر تو عشق و محبت ذرہ را خود شہید کرد
بدعا و منتہائے زندگی ایں بود و بس
دینا یا رہنا دلدادہات دلشاد باد
تا بد اندر ہوار رحمت آباد باد

پیشانی نور پشیل میں دو توجہ اور محنتی وارڈ کیسروں کی ضرورت ہے۔ توجہ و محنتی
ضرورت کی دی جائیگی۔ خواہ مخواہ اجاب اپنی درخواستیں انچارج نور پشیل کے نام
میں پیش کرنا پڑے نہ نہت جاہت بجاویں۔ مٹری کے ریز شدہ یا بوسچا ریز شدہ نوٹنگ
سپاہیل کو ترجیح دی جائیگی۔ خاکہ رحمت اللہ انچارج نور پشیل

پیشانی نور پشیل میں دو توجہ اور محنتی وارڈ کیسروں کی ضرورت ہے۔ توجہ و محنتی
ضرورت کی دی جائیگی۔ خواہ مخواہ اجاب اپنی درخواستیں انچارج نور پشیل کے نام
میں پیش کرنا پڑے نہ نہت جاہت بجاویں۔ مٹری کے ریز شدہ یا بوسچا ریز شدہ نوٹنگ
سپاہیل کو ترجیح دی جائیگی۔ خاکہ رحمت اللہ انچارج نور پشیل

پیشانی نور پشیل میں دو توجہ اور محنتی وارڈ کیسروں کی ضرورت ہے۔ توجہ و محنتی
ضرورت کی دی جائیگی۔ خواہ مخواہ اجاب اپنی درخواستیں انچارج نور پشیل کے نام
میں پیش کرنا پڑے نہ نہت جاہت بجاویں۔ مٹری کے ریز شدہ یا بوسچا ریز شدہ نوٹنگ
سپاہیل کو ترجیح دی جائیگی۔ خاکہ رحمت اللہ انچارج نور پشیل

حضرت میر محمد اسماعیل صابری رضی اللہ عنہ کے متعلق کچھ اور

(از جناب حضرت مولوی شیر علی صاحب)

زندہ نے اپنے گزشتہ نوٹ میں حضرت
میر محمد اسماعیل صاحب کے ان احسانات
کا قدر سے ذکر کیا تھا جو وہ بطور مہمانیہ کے
ہمارے ساتھ کرتے رہے تھے۔ ان کے
حسن سلوک کا کسی قدر اندازہ ناظرین ان
الفاظ سے بھی کر سکتے ہیں۔ جو ان کی وفات پر
زندہ کے لڑکے عزیز عبدالرحیم سلمہ ربانے
ڈھونڈی سے اپنے خط میں بھیجے تھے۔
اور جن کو میں ذیل میں نقل کرتا ہوں۔
"چند دنوں سے طبیعت کچھ خراب ہے۔
..... دراصل حضرت میر صاحب کی وفات
کا سخت صدمہ محسوس ہوا ہے۔ جب خیال
آتا ہے کہ اب قادیان جا کر حضرت میر صاحب
سے ملاقات نہیں ہو سکتی۔ تو اس وقت
جو قلبی کیفیت ہوتی ہے۔ اس کو بیان
کرنے سے قلم اور زبان قاصر ہیں۔ ایک
صدمہ کا اضطراب اور بے چینی سی پیدا
ہوتی ہے۔ میری زندگی کے تجربات کی
نیاد اور روحانی و جسمانی تربیت کا باعث
وہی نیک صفات اور بزرگ مہمانیہ تھا۔
..... پیاری والدہ کے وفات کے صدمہ کو اور
پھر محمود مرحوم کے صدمہ کو بھلانے کا باعث
اور تکیہ تسکین پانے کا باعث وہی مشفق
اور مہربان مہمانیہ تھا۔ اس کی صحبت سے میں
بے شمار فوائد حاصل کئے۔ غرضیکہ ان تمام
باتوں کو یاد کر کے ایسا محسوس ہوتا ہے۔ جیسے کہ

حضرت میر صاحب اپنے فن میں بزمِ علمی
میں یکتہ تھے۔ ایک اپنے فن کے علمی بھونچے بھونچے
عملی جراحی میں بھی یدِ طولی رکھتے تھے۔ (اور وہ
پہلوؤں میں وہ اپنے ہمعصروں پر بہت
تکڑے تھے۔ چنانچہ پنجاب کی ایک خاندان دلاور
میں دو ڈاکٹروں میں سے سب سے زیادہ کار
تھے۔ ان میں سے ایک حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم
کا نام تھا۔ اس قابلیت کے ساتھ جو دوسری ڈاکٹر
اور فیصلتیں اور کمال اللہ تعالیٰ نے حضرت میر
صاحب مرحوم کو عطا کئے تھے۔ ان کا شمار
ہی نہیں۔

حضرت میر صاحب مرحوم کی وفات چند روز
پہلے حضرت مفتی صاحب اور ڈاکٹر علامہ نور
صاحب کے ہمراہ ان کی عیادت کے لئے ان کی خدمت
میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ کو اپنی بیماری
کا وجہ سے بہت تکلیف تھی۔ اس وقت جو
الفاظ آپ نے فرمائے۔ وہ یہ تھے سبھت اور توجہ

خاص طور پر عاقلین کی جائیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا نازہ ارشاد

قادیان ۵ راکت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین عفیہ اللہ عنہ الیٰہ اللہ تعالیٰ
نے آج بروز جمعہ اعلان فرمایا کہ حدیثی کمیشن کے فیصلہ کا اعلان عنقریب ہو
و لا ہے۔ احباب کو دعائیں کرنی چاہئیں کہ یہ فیصلہ ہمارے لئے بہتری اور ترقی کا
موجب ہو حضور نے "راکت تک خاص طور پر دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی۔ کیونکہ ۵۔ ۶
راکت کو مختلف پارٹیوں کے نمایندوں نے صدر کمیشن کے سامنے اپنا اپنا نقطہ نگاہ
دفع کرنا ہے۔ اور ۷ راکت تک صدر نے اپنا فیصلہ کھنچا ہے۔ احباب کو چاہئے کہ
حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں خاص طور پر دعائیں کریں۔ (مفصل پھر)

اذکر و اموتاکم بالخیر

حضرت میر محمد اسماعیل صفا کے فضائل و مناقب

از ابو البرکات جناب مولوی غلام رسول صاحب راجپوت

انسانی حیات کا مقصد

تو حیران افراؤ کا مجموعہ ہوتی ہیں۔ اور دنیوی نسلوں کے سلسلہ کے مقابل دینی اور روحانی نسلوں کا سلسلہ بھی ناقص نہیں رہتا۔ دنیوی نسلیں صرف ظاہری اور جسمانی پسند کی حفاظت کو ملحوظ رکھتی ہیں۔ لیکن دینی اور روحانی نسلیں دینی اور روحانی سلسلہ کا بقاء چاہتی ہیں۔ جس سے جسمانی اور دنیوی پو کی حفاظت بھی ضائع حاصل ہو جاتی ہے۔ غذا کے بنیوں اور رسولوں کے سلسلے اصل مقصد حیات انسانی کو قائم رکھنے کے لئے قائم کئے جاتے ہیں۔ اور بہترین نسل وہی ہے جس سے جو انسانی حیات کے اسلئے مقصد کے حصول کو اپنا مقصد بناتی۔ اور اس کا نمونہ دنیا میں نسل نبی کے قائم کرنے کے لئے ہر ممکن سعی اور تدبیر عمل میں لاتی ہے اور اپنی ناقص مقام میں عند الارحام و انتقال ہزاروں نمونے پیچھے چھوڑ دیتی ہے۔ جو دنیا میں حاملان امانت کے طور پر اس کی صحیح معنوں میں جان بخشی کرنے والے ہوتے ہیں چنانچہ اس کا کل اور عظیم الشان نمونہ خدا کے بنیوں اور رسولوں اور ان کے خلفائے راشدین جہد میں پایا جاتا ہے جن کی برکات کا ایک لیا سلسلہ نسل نبی نسل در نسل چلا جاتا ہے۔ اسی طرح بعض صحابہ کرام اور اولیاء عظام اور ربانی علما اس پاک امانت اور اسلئے مقصد حیات کے نمونے اور مثال ہوتے ہیں۔ انسانی حیات کا اسلئے مقصد مساباشارہ باری تعالیٰ بلی اھم اسلمو و جھد للہ و لھو جھن دہی امر ہی ایک اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت سے عید مسلم بناد و سراسر اللہ تعالیٰ کی خلق کی کامل شفقت سے عید محسن بننا اور پھر عید مسلم اور عید محسن بننے کے ہی۔ قلہم اجموہم عندہم و جھم فلا خوف علیہم

ولا ھم یحزفون کے ارشاد کے رو سے اس امر کا حاصل ہونا کہ ایک طرف ذات طو پر ہر نسل خوف و حزن کی تشویشناک حالتوں سے محفوظ اور مطمئن رہ سکے۔ دوسری طرف دنیا میں اس کا پاک نمونہ ملنا ہے جو سب سے محفوظ رہے۔ یعنی اس کے پاک نمونے کوئی حامل وجود جسمانی نسل کے لحاظ سے یا روحانی نسل کے لحاظ سے دنیا میں اسکی ناقصی کرنے والے پائے جائیں۔ عید مسلم اور عید محسن کا بہترین نمونہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کے وجود باوجود ہیں دونوں طرح کے نمونے ہیں اسلئے مقصد حیات کے شاہی اظہار نمایاں طور پر پائے جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان امانت اور مبادی اور معرفت کے لحاظ سے آپ کے اندر عید مسلم کا بہترین نمونہ پایا جاتا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی شفقت کے رو سے آپ کی ڈاکٹری معالجات کا فن جو انواع و اقسام کے مریضوں اور بیماریوں کے علاج کے طور پر شب و روز مسلسل قائمہ بخش رہتا تھا۔ شفقت علی خلق اللہ کے معنوں میں احسانات کا ایک وسیع سلسلہ تھا جس کے رو سے آپ کا عید محسن ہونا نمایاں شان رکھتا تھا چنانچہ جس جس علاقہ میں بھی آپ نے اپنے اوقات گرامی کو گزارا۔ وہاں کے بیار اور بیمار دار اب تک آپ کے حذر و علاج پائے جاتے ہیں۔ اور حدیث نبوی کے رو سے علاوہ اور لوگوں کے صحابہ حضرت سید موعود علیہ السلام کا خصوصیت کے ساتھ ایجا علاج ہونا علاوہ برکات و معیت کے بیان فرمودہ علامات کے یہ بھی آپ کے جتنی ہونے کی ایک بین علامت تھی۔ بعض صحابہ اور بزرگان سلسلے نے اپنے اپنے تاثرات کا اپنے اپنے رنگ میں حالات پیش کردہ اور مسائل متعارفہ کا اظہار فرمایا ہے۔ مثلاً ایک بار میں ان

سب بیانات ذکر فرمودہ کے متعلق علی وجہ البیہ ان جملہ مسائل و محامد کا جو حضرت میر صاحب کی نسبت بیان کئے گئے ہیں دل و ثقیں کے ساتھ مستعد اور ہنوا ہے۔ بلکہ بعض خاص مواقع پر بعض حیات کا نمونہ آپ سے ہم ہوا ان کا ایک ایک میر سے دل اور دماغ پر گرا اثر ہے۔ اور جب بھی یاد آتا ہے قلب اسکا زہ لطف و حنن محسوس کرتا ہے۔ دو ایک کا بطور نمونہ ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے یہ خاک رجا اپنے قلبی احساس کی کیفیت سے اپنے تئیں ہی محسوس ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذیل کا منظم کلام شام میری حقیر مستی کا نقشہ ہی اپنے اندر رکھتا ہے۔ جو یہ ہے کہ گرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عالم باوجود میری اس ناچیزگی اور بیچ مرزگی کے حضرت میر صاحب کا یہ حال تھا کہ جب بھی مجھے ملتا۔ مجھے تو بجائے خود ایسا ہی معلوم اور محسوس ہونا چاہئے تھا۔ کہ مجھے میرے پیارے اور سلسلہ کے پیارے اور پیارے احمدی قوم کے پیارے میرے پیارے روحانی ماموں اور مقرب ماموں اور روحانیت کبرئے کے عظیم الشان نمونہ کے ماموں نے پر عید ہاں روحانی عید کی مسی بے انتہا مسرت حاصل ہوتی لیکن میری حیرت اور تعجب کی حد نہ تھی کہ حضرت میر صاحب کو جو میرے جیسے بیچنے کے شیعہ پر خوشی اور مسرت محسوس ہونے لگی۔ یہ کس بنا پر تھی۔ یہ بات غالباً اس بنا پر تھی کہ جس بنا پر تئیں کی نگاہ محبت میں کو نے لیل کے رنگ کی عزت تھی۔ نے مشکافانہ محبت ایک دفعہ کسی اتفاقی تقریب پر خاک رجا آپ کے دولت خانہ پر حاضر ہوا۔ جب آپ کو معلوم ہوا کہ خاک رجنے کے لئے آیا ہے تو سر پر تہ جن حالت میں تھے فوراً باہر تشریف لائے۔ اور دیکھ کر بے حد مسرت محسوس کرتے ہوئے لے کر اور ہاتھ کیڑا کر اندر لے گئے۔ میں نے اندر جانے کے وقت عرض کیا کہ اندر پردہ کا انتظام کر لیا گیا ہے فرماتے لگے انتظام ہی انتظام ہے آپ بے دھڑک بطیب خاطر اندر تشریف

لے چلے۔ خاک رگو کو کرسی پر بیٹھنے کے لئے فرمایا خاک رجنے عرض کیا کہ اندر ہر ماکر کسی ماکر سے خدمت را بہ قسم لب و دختہ مسرت فرمایا کہ اس وقت کے لئے یہ کلام ہمارے لئے موزون ہے نہ کہ آپ کے لئے۔ یعنی اس وقت ہمارے لئے خدمت کرنے کا موقع ہے نہ کہ آپ کے لئے۔ پھر جب خاک رجنے کو اس کے لئے عرض کیا کہ آجنا ب کے اوقات گرامی کا میں کہیں خارج تہن جاؤں فرماتے لگے آجکل میری طبیعت ایسی واضح ہوتی ہے کہ لوگوں کی ملاقات سے مجھے حد درجہ کا انقباض محسوس ہوتا ہے۔ مگر آپ کے لئے حد درجہ کا انقباض محسوس کرتا ہوں۔ آپ جب بھی چاہیں تشریف لائیں۔ آپ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں۔ پھر حضور کے عاشق ہیں عارف ہیں۔ قرآن کریم کے حقائق و معانی سے آگاہ ہیں۔ آپ کی ملاقات تو باعث انشراح صدر ہے۔ اور آپ کی ملاقات پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یا حضرت مسیح علیہ السلام یا قرآن کریم کی کسی بات کے متعلق تذکرہ شروع ہوگا اور خوب لطف آنے گا۔ پھر فرمایا میں آپ کو مبارکباد بھی کہنا چاہتا ہوں میں نے عرض کیا کس بات کے متعلق فرماتے لگے میرا لڑکا اور آپ کا لڑکا برکات احمد دونوں لاہور میں ایک ہی پرسنل میں رہتے ہیں۔ وہاں اور میں بہت سے لڑکے رہتے ہیں۔ میں نے اپنے لڑکے سے دریافت کیا کہ سب لڑکوں سے تمہارے نزدیک زیادہ نیک لڑکا کون ہے تو میرے لڑکے نے مجھے بتایا کہ برکات احمد جو مولوی غلام رسول صاحب راجپوت کا لڑکا ہے وہ بہت ہی صالح اور نیک ہے۔ نماز و جماعت ادا کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کا درس دیتا ہے۔ تہذیب خوان ہے اور بہت ہی اچھے اخلاق رکھتا ہے۔ اس لئے میں آنکھ مبارک لکھتا ہوں۔ ابھی اوامی خدا تعالیٰ کی نعمت ہوتی ہے۔ کچھ وقت بیٹھنے کے بعد اوقات چاہیں فرماتے لگے دل تو میں چاہتا ہوں چاہیں لیکن سب سے کہ ایک کوئی طرح نہ ہمارے لئے مجبور ہے۔ پھر مجھے دروازہ کے باہر لے گئے کہ اندر تشریف لے کر

قرآن کریم عیسیٰ

ایسی طرح جب خاک پر حکم حضرت اقدس
سیدنا المصطفیٰ الوجود ایدہ اللہ تعالیٰ بسمت
عزیز کریم و محترم عمر بنی شیح محمد احمد
عرفانی رضی اللہ عنہ وارضاه ملا باہر بلبلقی
سندسین گنا اور ہماہ تک وہاں کام کرتا رہا
آخر ایک دن بل کی وجہ سے جو مہمک منوم ہوتا
تھا۔ بخار شروع ہو گیا۔ جب اس کا پریشانی
کرایا گیا، تو ڈاکٹروں نے بتایا، کہ یہ پھیپھڑا اور
بخار خطرات سے خالی نہیں۔ حضرت اقدس
کو عمر بنی شیح صاحب موصوف نے تار دیا کہ
مولوی صاحب کی حالت نازک ہو رہی ہے۔
حنوف نے جواب میں نارویا، کہ مولوی صاحب
کو ہمدردی کے پیشانی میں داخل کیا جائے۔
جب ہمدردی آئے تو وہاں کا ڈاکٹر جو بنایا
امر کہہ کر آیا تھا۔ اور پادری بھی تھا۔ اس
نے کہا کہ میں علاج کے کمرہ کے اندر مرعین
کے مواکسی اور کوس کے ساتھ رہنے کی
اجازت نہیں دے گا۔ اس کے متعلق پیر عزیز
موصوف نے حضرت اقدس کو تار دیا۔ حنوف
نے فرمایا، یہ شخص پادری ہے اور ممکن ہے
تقصیب سے ایسی طرح علاج نہ کرے۔ یا
اسکی کوتاہی سے کوئی نقصان پہنچے۔ اس
لئے بہتر ہے کہ مولوی صاحب پانی پت میں
ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کے پاس لائے
جائیں۔ چنانچہ ۱۹۱۹ء میں ہمدردی اور ہمدردی
سے ہوتے ہوئے ہم دونوں پانی پت پہنچ
گئے۔ جب حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل
صاحب ہمیں ملے، تو بے حد شفقت اور
محبت کے جذبات کے واسطے کہ اس نے کرب لے
لئے۔ پھیپھڑا ملاحظہ فرمایا۔ اور ہمدردی
فرمانے لگے۔ پریشانی کرنے والا ڈاکٹر تو
بہت قابل منوم ہوتا ہے۔ پریشانی بہت
اچھا کیا ہے۔ لیکن چونکہ پھیپھڑے سے پھیپھڑے
کی نالی کا کچھ حصہ پیچھے سے متعلق اور
خوٹوں کے درمیان کھایا ہے۔ اس لئے
پھیپھڑے بجائے آمل راہ کے اسی زخم سے
نکل جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا، کہ اس زخم
کا اندمال کسی دوا سے تو مشکل ہے۔
پیشاب اسی طبع سے زخم کی جگہ سے ہی
نکل کر نکلے گا۔ ہمدردی کے جانوروں کے ذریعے
سفر کی جائے۔ ایسا ہی اور کئی چیزوں
سے احتیاط کرنے کے متعلق ہدایت فرمائی۔

ہر روز بہت ہی بڑی شفقت فرماتے۔
اور ہر ممکن ہمدردی کا سلوک فرماتے تھے۔
جب دوسرا تیسرا دن ہوا۔ تو مجھے بخار
سے کچھ افاقہ ہوا۔ فرمانے لگے۔ آپ بیمار
زیر علاج لائے گئے ہیں۔ تو آپ سے
ہم نے فیس بھی تولیتی ہے۔ میں نے خوشی
سے عرض کیا۔ فرمائیے آپ کی کیا فیس
ہو گی۔ جتنی بھی ہو فرمادیں۔ فرمانے لگے۔
یہ مادی قسم کی فیسیں نکستی نہیں ہو سکتیں
ہم تو ایک ان مادی چیزوں سے بلند پایہ
چیز فیس میں لینا چاہتے ہیں۔ میں نے
عرض کیا۔ آپ فرمادیں۔ حسب استطاعت
دریغ نہیں ہو سکے گا۔ فرمانے لگے اور
خندہ پیشانی اور لب مقبسم فرماتے گئے۔
قرآن کریم ہر ایک رکوع چھال سے ہم چاہی
اس کا درس آپ ہی سنایا کریں۔ میں
نے عرض کیا کوئی کس کی اور کتنے کس کے۔
ہم کیا اور جو کچھ ہمارے پاس ہے یہ سب
حضور ہی کا ہے۔ بڑی خوشی سے اس
خدمت کے لئے تیار ہوں۔ چنانچہ بیسویں
کے قریب حضرت محترم کی فرحت نثار اور
سرست افزا صحبت اقدس کا لطف حاصل
کیا۔ آپ ہمدردی سے سنتے اور خود بھی لا
لطافت فرماتے۔ جن کا لطف اب تک ہمیں
اخلاق حسنہ کا ایک لطیف نمونہ
ہاں جب ہمیں مرکوسے حضرت اقدس کی
طرف سے تار ملا۔ کہ قادیان پہنچ جاؤ۔
تو جب اسٹیشن پر گاڑی میں سوار ہونے
کے لئے آئے۔ تو حضرت میر صاحب
اشکبارا انکھوں کے ساتھ دوڑتے
ہوئے آئے۔ ہمارا ٹکٹ خود لیکر دیا۔
اور مجھے ایک گاڑی میں لپیٹی ہوئی چیز
دی۔ جس پر کئی تھیں کائنات کی تہہ بہہ
لپیٹی ہوئی تھیں۔ جب گاڑی پر سوار کر کے
رخصت ہونے لگے۔ تو وہ لپیٹی ہوئی چیز
میرے ہاتھ میں دے کر فرمانے لگے۔ دو
اسٹیشنوں کے بعد جاکر اس چیز کو کھول کر
دیکھ لینا۔ جب میں نے کئی اسٹیشنوں کے
بعد اسی چیز کو دیکھا۔ تو اس میں میں روئے
کی رقم تھی۔ اور ایک کاغذ تھا۔ جس پر
لکھا تھا کہ آپ جو تھوڑا ایک عرصہ کے بعد
باہر سے گھر جا رہے ہیں۔ میری طرف
سے بال بچوں کے لئے کوئی نیکل وغیرہ چیز

لے جانا۔ تا بچوں کو آپ ملیں۔ تو خالی
ٹاکٹ نہ ملیں۔ جس طرح بچوں کو محسوس
ہوتا ہے۔ کہ سارا ابا خانی ٹاکٹ نہیں آکر
ملا۔ ہو سکتا ہے کہ کسی کو یہ بات محسوس
معلوم ہونے لگیں میرے قلب پر آپ کے ان
اخلاق حسنہ کے گہرے نقوش ہیں۔ جو
کا نقشہ کشی فی الحجاز کی طرح منقوش
ہیں۔ اور بھول نہیں سکتے۔
ایک دفعہ رمضان کے درس میں جبکہ
میرا بھی درس ایک عشرہ کے لئے مقرر
کیا جاتا تھا۔ جد فرارغ از درس بعض احباب
سے آیت، فاذا ذکرنا اللہ کذکرکم
ابا ککم۔ او اشد ذکر اکم سے دریافت
کئے۔ اس موقع پر حضرت میر صاحب موصوف
بھی چند تہذیب کے فاضل میرے جواب کو
سننے لگے۔ بعد میں سنکر فرمایا۔ آج تو اس
آیت کی تفسیر نہایت ہی لطیف طور پر
سننے میں آئی ہے۔ اور بہت بڑا لطف آیا
ہے۔ آپ قرآنی حقائق اور لطائف سے منہ
طور پر لطف اندوز ہوا کرتے تھے اور مجھ سے
زیادہ تر آپ کی محبت قرآن کریم کی وجہ سے
ہی تھی۔ تو آپ میرے محبوبوں میں سے ایک
محبوب ہستی تھے۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ
خدا تعالیٰ کے پیار سے بندوں کی نظر محبت و
نگاہ شفقت کبھی نہ کبھی مجھ جیسے غریب اور
حقیر پر بھی پڑ جایا کرتی ہے
احب اللہ ما یحبون ولست منهم
لحد اللہ یرزقنی صلاحاً
قرآنی حقائق کا فہم دقیق آپ کو عطا کیا گیا تھا
آپ قرآنی معارف کے غواص تھے۔ اور آپ کا
فہم رسا و قاطع کی گہرائیوں میں درون تک نکل
جاتا تھا۔
حضرت میر صاحب کے متعلق ایک الہی بشارت
روحانی حقائق کے لحاظ سے بھی مجھے آپ سے
ایک گہرا تعلق تھا۔ جس کا ثبوت ذیل کے ایک
واقعہ سے بھی ملتا ہے۔ اردو یہ ہے کہ خاک و
کود ہفتہ سے کچھ زائد عرصہ تک درد گرد
کا شدید دورہ رہا۔ جس کا سلسلہ کسی قدر
اب بھی چلا جا رہا ہے۔ ہاں نسبتاً آج کل کچھ
افاقہ ہی ہے۔ اور یہ مصنون میں بحالت علالت
ہی لکھا جا رہا ہے۔ ۱۲ - ۱۳ جولائی کی درمیان
شب کو بوجہ شدید دورہ درد گرد کے میں سو
نہ سکا۔ اور شدت درد کے باعث آنکھ نہ لگی۔

اسی سلسلہ میں مجھ پر اچانک ایک دہرہ لگی اور
غندگی کی کیفیت طاری ہوئی۔ اس وقت مجھے
ایک معلوم ہوا۔ کہ میرے کانوں کے بائیں قریب
ہو کر کوئی کلام کرنے لگا ہے۔ نہایت فصیح
اور موثر لہجہ میں کلام کا طرز ہے۔ اس وقت
مجھے ہی محسوس کرایا جا رہا تھا۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ
کی آواز ہے۔ چنانچہ اندھ تھلے سے نہایت
ہی علم اور رحم کے پیرائے میں یوں کلام فرمایا۔
"میر محمد اسماعیل ہمارے
پیارے ہیں۔ ان کے علاج کی طرف
فکر کرنے کی چنداں ضرورت
نہیں۔ ہم خود ہی ان کا علاج کریں گے۔"
حضرت میر صاحب ۱۲ - ۱۳ جولائی کی
درمیان شب کو جبکہ خدا تعالیٰ کا یہ
الہامی کلام مجھ پر نازل ہوا۔ اسی زندہ
تھے۔ اور زندگی کے آخری اوقات کی
منزل طے کر رہے تھے۔ مجھے شدید
درد کی حالت میں ایسا الہامی کلام حضرت
میر صاحب کے ساتھ روحانی تلقین کی بنا پر
پر ہوا۔ جس میں حضرت میر صاحب کے
متعلق کئی ایک بشارت کا انکشاف
مجھ پر ہوا۔ مبشرات کی نسبت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ
جو مومن خود دیکھے۔ یا مومن کے لئے دیکھ
کو دکھایا جائے۔
اس مبشرہ میں ایک امر تو حضرت میر صاحب
کے لئے بشارت یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے
آپ کو اپنا پیارا اور محبوب قرار دیا ہے۔
دوسرے حضرت میر صاحب طبعی اور انسانی
علاج سے بالا اپنے لئے علاج کے غواص
معلوم ہوتے تھے۔ جس کے جواب میں خدا تعالیٰ
نے دوسرے علاجوں سے ان کے استغفار
کا اظہار فرمایا اس اصل علاج کا ذکر فرمادیا۔
جس کی طبی طور پر بلحاظ جذبات محبت و
ذوق فطرت ان کو شدید خواہش
تھی۔ اور وہ علاج اللہ تعالیٰ نے اپنے خود ہی
ذکر فرمایا کہ ہم خود ہی ان کا علاج کریں گے۔
وہ بقول حضرت امیر خسرو
از میر بالین من بریزنے نادان طبیب
درد میر عشق را دارم بخیزدہ نیست
حضرت میر صاحب جیسے عاشق و جہ اللہ کا علاج
اللہ تعالیٰ کا دیدار اور وصال ہی ہو سکتا تھا۔
جو بالآخر آپ کو حسب پند فاطمہ نصیب ہو گیا۔
رقتا اللہ ما رزقہ عشقا و صلا آمین۔

سرٹنگ قرضہ اور برطانیہ

راؤ کریم ملک فیض الرحمن صاحب فیضی ایم اے پروفیسر تعلیم الاسلام کلج تادیان

دعا جنگ میں اپنے بڑے اوقات کو کو پورا کرنے کے لئے برطانیہ مختلف اتحادی ملک سے جن میں ہندوستان بھی شامل ہے۔ اور حاکم کے طور پر اپنی ضرورت کی اشیاء خریدتا رہتا ہے۔ چنانچہ جنگ کے زمانہ میں تو وہ لگ بھگ کسی نہ کسی طرح اپنے اقتصادی نظام کو بچانے میں کامیاب ہو گئی۔ مگر مثلاً جنگ کے بعد جس طرح حقیقت کا سامنا کرنا پڑا وہ اس کی تمام اقوام عالم میں ایک فرسائی ملک کی حیثیت تھی۔ جنگ کے اختتام پر برطانیہ کے ذمہ قرضہ ۵۰ کروڑ روپے تھے۔ ایک بھاری رقم بلکہ قرضہ کے جمع ہونے والے جس میں سے ۵۰ کروڑ روپے ہندوستان کا قرضہ اس کے ذمہ تھا جس کا مطلب ہوا کہ آئندہ آٹھ سو سالوں میں اہل برطانیہ کے لئے منسلکات اور برائیاں انہوں کے سامنے کے اور کچھ دیکھا کہ جب جنگ کا پانچواں برس ہو گیا تو وہ دور میں اپنی ضروریات کے لئے اس کے ذمہ قرضہ جمع کر رہی تھیں۔ اس وقت تک ان کے پاس سالانہ کسی رقم کے جمع ہونے کا احتمال ایک ناممکن امر ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اپنے اوقات کو کم کرنا ایک قوم کے لئے مصائب اور تلکایف کے دور اور زمانہ کھولنے والا ہے۔ مگر تاہم امت میں رہنمائی دینے والی انگریز قوم کے لئے اس بار سالانہ مشکلوں اور مصوبوں کا روبرو کر پڑنے کا ناہت مشکل ہے۔ چنانچہ سچا اس کے لئے کہ اگر یہ قوم اپنے اقتصادی نظام کی بنیادیں ایسے طریق پر رکھ دے کہ اس کے لئے مختلف خاک کا قرض ادا کرنا آسان ہو جائے۔ اس نے اس طریق پر جو چاہا شروع کر دیا کہ کیوں نہ اس کی آڑ میں کسی ایسا کاروبار نہ چلائے۔ چنانچہ اس ضمن میں ان کی توجہ کاؤل مرکز جو بنائے تو قیامت سے وہ ہمارا ملک ہندوستان ہے۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ جنگ کے اختتام پر ہندوستان کے ذمہ ہندوستان کا قرضہ ۵۰ کروڑ روپے قرض تھا جس کے مستحق ہندوستان کے اقتصادیات کے ماہرین کا

اہم جنگ میں یہ خیال تھا کہ اپنی بھاری رقم ہندوستان کی خوشحالی کی سببوں میں بہت حد تک مدد و معاون ہو سکے گی چنانچہ اقتصادی لحاظ سے دنیا کے تمام ملک میں بہت ملک کی اقتصادی ترقی کے لئے جنگ کے دوران میں جو مختلف سیکسوں و صنعت کی کمپنیاں اس امر پر خاص زور دیا گیا کہ ہندوستان کو اپنی اقتصادی حالت بہتر بنانے کے لئے جنگ کے بعد جن سببوں پر عمل کرنا ہوگا۔ ان کو اپنی طور پر کامیاب بنانے کے لئے ہندوستان کو بہت بڑے سرمائے کی ضرورت ہوگی۔ جس ضرورت کے ایک شعبہ کو متوجہ آئی یا پھر سالوں میں پورا کرنے کے لئے ہندوستان کو ہر حال میں سرٹنگ قرضہ استعمال کرنا پڑے گا۔ اور یہ امر اپنی اقتصادی حالت کی طرف سے ہی نہیں۔ بلکہ ہندوستان کی سیاسی ایڈروں کی طرف سے بھی باریاد میں ہوتا رہا کہ ہندوستان اختتام جنگ پر اس وقت کی اور جنگ کا بہت جاحتمہ ہوگا۔ اور وہ اس قرضہ کی ادائیگی میں تاخیر یا کسی قسم کے لذت و لعل کو ہرگز برداشت نہیں کر سکے گا۔ مگر انوس ہے کہ ابھی تک حکومت برطانیہ کی طرف سے اس بارہ میں کوئی سرکاری اعلان نہیں ہوا۔ البتہ مختلف غیر سرکاری مگر معتبر ذرائع سے اس بات کا بار بار اعلان کیا جا رہا ہے کہ ہندوستان کو یہ قرضہ ایک یا اس کا ایک حصہ معاوضہ کر دینا چاہیے۔ چنانچہ لندن سے شائع ہونے والے مشہور و مقبول دارالافتادہ رسالہ "کانوٹسٹ" نے بھی وقتاً فوقتاً اس امر پر زور دیا ہے۔ اور اب بھٹو کے دن ہوئے ہیں کہ ۳۰ روپے لاکھ ایک کھلا معاوضہ لندن میں ہوا ہے۔ جس میں انگلستان کی طرف سے مشہور پروفیسر ڈاکٹر آرنلڈ ہیرٹ نے رجب آگسٹورٹ پر نوٹس لکھ کر اس امر اقتصادیات میں) تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ سرٹنگ کے قرضہ میں سے ایک پائی بھی انگلستان کی ادائیگی نہیں کر سکتا۔ اور انہوں نے حکومت برطانیہ

کو بھی یہی مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ ہندوستان کو صاف جواب دے دیں کہ ہم آپ کو ایک یعنی (Penny) بھی ادا نہیں کر سکتے اس محاسن میں علاوہ دیگر مشہور و معروف لوگوں کے لارڈ اسٹیک لارنس اور لارڈ جارج نے بھی موجودہ وقت کے ڈاکٹر ہیرٹ نے اپنے خیال کے حق میں دلائل دیتے ہوئے جو امور پیش کئے ہیں۔ ان کا خلاصہ یہ ہے کہ انگلستان تیس کروڑ کے قریب رقم کی مالیت کا مال ہندوستان کو جنگ کے بعد بھیج دیا ہے۔ اور یہ رقم کوئی معمولی نہیں۔ اس لئے اب ہندوستان کی صورت سے انکار دینا چاہیے۔ ورنہ انگلستان کا ہر کس دن اس کے لئے دینے کی ادائیگی کے خلاف ہے۔ تیس کروڑ کے جنگ کے دوران میں انگلستان کا کل جنگ پر خرچہ ۵۰ کروڑ روپے ہے۔ اور ہندوستان کا ۵۰ کروڑ حالانکہ ہندوستان کی آبادی انگلستان سے آٹھ گنا زیادہ ہے۔ اس لحاظ سے یہ کہ جنگ کا زیادہ بوجھ انگلستان نے برداشت کیا ہے۔ اس لئے ہندوستان کو یہ قرضہ ادا نہیں کرنا چاہیے وغیرہ ڈاکٹر ہیرٹ کی پیلی اور دوسری دلائل کے متعلق تو آدمی سوئے اس کے اور کچھ نہیں لکھ سکتا۔ کہ تقسیم خیال کے بعد سکھوں کی طرف سے مزید ملائے گئے مطالبے کے حق میں جس قسم کے دلائل پیش ہوتے رہے ہیں۔ یہ دلائل دلیلیں بھی انہیں کی ہزاروں ہیں۔ ہندوستان کے ایک حصہ کی دلیلیں بقیہ کی عدم ادائیگی کا پیش خیمہ کس طرح بن سکتی۔ اور انگلستان کے ہر کس دن اس کے متعلق یہ کس طرح معلوم ہو گیا کہ وہ اس قرضہ کی ادائیگی کے خلاف ہے۔ اور خیال تو یہ ہے کہ انگلستان کے ہر آدم کو تو سرٹنگ قرضہ کی تفصیلات کا علم ہی نہیں ہوگا۔ عوام ایسی باتوں سے ہمیشہ بے بہرہ ہوتے ہیں۔ یہ تو دراصل لیڈروں کی اپنی اعلیٰ حالت پر منحصر ہوتا ہے کہ وہ ایسے امور میں عوام کی رہنمائی کریں۔ چنانچہ ہندوستان کی طرف سے ڈاکٹر پی۔ ایس لوانا تھن ایڈیٹر "ایسٹرن اکاؤنٹنٹ" نے اپنے جواب میں جن امور کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس قرضہ کی ادائیگی برطانیہ کا ایک اعلیٰ

قرض ہے جو اسے باہر کے طور پر ادا کرنا چاہیے۔ میری دلیل ناہر بہت معقول نظر آتی ہے۔ مگر حقیقت ہے بہت بوجھ بوجھ کی تھوڑی آبادی نے ہندوستان کی زیادہ آبادی کے مقابلہ میں جنگ پر زیادہ روپیہ خرچ کیا ہے۔ اس کا کسی ملک پر احسان نہیں ہے۔ انگلستان نے اپنی قوم کی حفاظت اور بقا کے لئے لاکھوں لاکھ روپے خرچ کیے۔ تو اس کو پیش کرنے ہندوستان کے قرضہ کو مستحکم کرنا ناہن کی غلط فہمی ہے۔ اور ان کو دیکھا جائے تو حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ ہندوستان نے برٹش امپائر میں کتنا کتنا مال و جان سے انگلستان کی مدد کی۔ اور ایسے نازک وقت میں کی جب کہ انگریز قوم کو مان کے لئے قرضہ ہوئے تھے۔ سگلاب اس نازک حالت کے گزر جانے پر انگریز جنس کو ان کی کمزریاں تو بھلے معلوم نہیں ہوتے۔ اس احسان کا بدلہ اگر وہ کسی اور طریق پر نہیں آتا تو کم از کم یہ تکلیف کے وقت جو ہندوستان سے قرض لیا تھا وہ تو دے دیں کریں۔ اس کے علاوہ ایک اور امر بھی قابل غور ہے کہ ہندوستان ایک غریب ملک ہے۔ اس کے مقابل پر انگریز ایک بہت ہی سرمایہ دار قوم ہے۔ ایک امر قوم کا اپنی حفاظت کی خاطر ایک غریب قوم کے مقابلہ پر جو دوسرے حفاظت کے لئے بہت خرچ کرے، زیادہ خرچ کر دینا کوئی بڑی بات نہیں۔ کیونکہ ایک لاکھ دو سو پانچ سو روپے کے لئے دلائل اور اس سے دو تین سو روپیہ خرچہ دینا پڑ جائے۔ اور وہ بھی اس کی اپنی ذات کے لئے نہیں بلکہ کسی دوسرے سرمایہ دار کی سرکاری کے قیام کے لئے جس اس لحاظ سے بھی یہ دلیل بہت بوجھ بوجھ اور بے حقیقت ہے۔ آؤ میں میں اس امر کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں۔ وہ بھی بہت ہی مشکوک ہے۔ آج تک کسی سرمایہ دار کو کسی فلاسفی سے جھجک مانتے نہیں دیکھا۔ مگر دنیا کی ساری باتیں ہونا بھی کوئی عجیب نہیں۔ انگلستان اور برطانیہ کے سب سے بڑے سرمایہ دار ملک ہیں اور ہندوستان وہ ملک میں سے ہے جو فلسفوں کی صف میں کھڑا ہوئے۔ مگر یہ

اس خیال سے مہمچستی رکھنے والے ہیں :-

میتھوں کیلئے لندن کا مین مرکزی حیثیت رکھتا

یہ میرا کمر فصل واحسان ہے میں ایسا

پھیل رہی ہے۔ ادا مشرق و مغرب کو

Digitized by eGangotri

Infant Library

پنجاب میں جانے والے قوانین کا نفاذ بم بنانے اور چلانے کیلئے سزائے موت

لاہور ۱۰ اگست گورنر پنجاب نے جانے والے قوانین نافذ کرنے کا حکم دیا ہے۔ پہلے قانون کی دوسرے بم بنانے بم رکھنے اور اسے پلانے والوں کو موت کی سزا دی جاگی دوسرے قانون کے ذریعے حکومت بغیر کسی نوٹس کے جس عمارت پر چارے قبضہ کر لیا کرے گی۔ اس قانون کو اس غرض سے نافذ کیا گیا ہے تاکہ مشرقی اور مغربی پنجاب کی نئی حکومتوں کے لئے عمارت حاصل کی جا سکے۔ تیسرے قانون کی رو سے ان لوگوں کی اراضی کا تحفظ کیا جائے گا جنہیں فسادات میں نقصان پہنچا یا گیا ہے۔ اور جو مفقود انجمنوں میں یہ قانون سب سے پہلے ضلع گورکھاؤں میں نافذ ہو گا۔ دفت صرورت دیگر علاقوں میں بھی نافذ کر دیا جائے گا۔ جو تھے قانون کے ذریعے فسادات کے مقدمات کی توری سماعت کرنے کے لئے سرکاری عدالتیں قائم کی جا رہی ہیں۔

پنجاب کے بارہ اضلاع میں فوج متعین کر دی گئی جنرل ریس کا بیان

لاہور ۱۰ اگست پنجاب باؤنڈری فورس (پنجاب کے بارہ اضلاع میں فوج متعین کر دی گئی) کے چیف جنرل ریس نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ ایک غیر جانبدار فوج ہے۔ جسے عارضی طور پر تیار کیا گیا ہے۔ یہ فورس مولدوسوں کی مدد کیلئے متعین کی گئی ہے۔ اس کا کام ان اضلاع میں فوج کو بحال رکھنا ہے۔ اس کے بارے میں فوجی افسروں میں بریگیڈیئر محمد ایوب خان پاکستان کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اور بریگیڈیئر ڈیگمبھرسنگھ انڈیا کے نمائندہ ہیں۔ چیف جنرل ریس نے اس فورس کی وفاداری غیر جانبداری اور تعلیم کا یقین دلانے ہوئے پنجاب کے مولدوسوں کو عدم سہیل کی کہ وہ بھی بلا امتیاز مذہب و ملت امن اور قانون کی بحالی کی خاطر ان سے تعاون کرنا چاہئے۔ انھوں نے کہا کہ اس فورس کو استعمال کرنے کی ذمہ داری ان کے ہاتھ میں ہے۔ انھوں نے جاری سراجت کی اور جاریہ کام میں رک رک ڈالنے کی کوشش کی تو ہم پوری طاقت سے کام لیں گے۔

مسٹر جناح کو اساتذہ کی سلامی دی جاگی ۱۰ اگست قیام پاکستان کا دن کس طرح منایا جا رہا ہے

کراچی ۱۰ اگست معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جناح علی جناح ۱۰ اگست کو جمعہ الزام کے دن صبح ہونے کے بعد صحت و فاداری اٹھائیں گے۔ اس کے بعد مسٹر جناح علی خان آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر نئے وزیر اعلیٰ ہرست پیش کریں گے۔ اور وزیر اعلیٰ صحت و فاداری اٹھائیں گے۔ مام کے وقت دو گروہوں میں بکری بری اور فسادات فوج کی پریڈ ہوگی۔ اور مسٹر جناح کو اساتذہ کی سلامی دی جائے گی۔ مسٹر جناح رگت کو مسووی پر کے ہوائی اڈے پر اتریں گے جہاں پر گورنر سندھ اور پاکستان گورنمنٹ کے فوجی اور شہر کا اعلیٰ حکام آپ کا خیر مقدم کریں گے۔ ۱۰ اگست کو بلدیہ کراچی کی طرف سے آپ کی خدمت میں میاں سید امین کی جاگی۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جناح کے ذاتی جھنڈے کا رنگ گہرا نیلا ہوگا۔ اس پر تاج بنایا ہوگا۔ جس کے نیچے ملائی حرورت میں پاکستان کا نقشہ لکھا ہوگا۔ یہ پرچم مسٹر جناح کی رہائش گاہ (گورنمنٹ ہاؤس) اور آپ کی سوڑ کا رہنما کیا جائے گا۔ ۱۰ اگست کی رات کو پرچم کشائی کی رسم ادا کی جائے گی۔

پاکستان میرا وطن ہے
مکھنر حیات خاں کا بیان
لاہور ۱۰ اگست مکھنر حیات خاں نے ایک بیان میں کہا ہے میرے متعلق یہ کہنا غلط ہے کہ میں پاکستان کے مستقبل سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتا۔ میرا گھر پاکستان میں ہے اور میں اپنے گھر کے مستقبل کو بہتر بنانے میں پورا پورا حصہ لوں گا۔

مغربی پنجاب کی لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر
خان آف محدوٹ
لاہور ۱۰ اگست آج مغربی پنجاب کے مسلم لیگ ممبران اسمبلی نے بلا مقابلہ خاں افتخار حسین خان آف محدوٹ کو اپنا لیڈر منتخب کر لیا ہے۔ مشرقی پنجاب میں لیگ پارٹی کے لیڈر چودری محمد حسین منتخب ہوئے ہیں۔

کیا روزانہ اخبارات کے کاغذ سے کنٹرول مٹ جائے گا؟
نئی دہلی ۱۰ اگست حکومت ہند نے دو ہجڑوں کو اعلان کیا تھا کہ اخبارات کو ۱۰ اگست سے سپر کنٹرول آڈر سے مستثنیٰ قرار دیا جائے گا۔ حوثی ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان اخبارات کے کاغذ سے کنٹرول مٹایا جائیگا لیکن یہ بھی آڈٹ سپر کے استعمال کی پابندیوں پر عمل کرنا ہوگا۔

عبد بنیدی کمیشن کے صدر شملہ میں
شملہ ۱۰ اگست پنجاب اور شملہ کے صدر بنیدی کمیشن کے چیرمین سر سیریل مدیہ کلف کل شملہ پہنچ گئے۔ آپ یہاں پر پنجاب کے صدر بنیدی کمیشن کے ارکان سے عبادت کیا بات کریں گے۔

لنڈن اور برما میں پاکستانی نمائندے
کراچی ۱۰ اگست معلوم ہوا ہے کہ پاکستانی گورنمنٹ نے مسٹر حبیب رحمت اللہ کو برما میں کے مشہور تاجر میں لنڈن میں پلا پاکستانی ہائی کمشنر مقرر کیا ہے۔ سرزا احمد رفیع دہاتو مشیر بلدیہ کو برما میں حکومت پاکستان کا نمائندہ مقرر کیا جائے گا۔

سندھ ہندوستان کو
اناج دیتا رہے گا
کراچی ۱۰ اگست سندھ کے پینل فوڈ گیشنر میجر جنرل آر۔ ملٹن نے اعلان کیا ہے کہ حکومت سندھ قیام پاکستان کے بعد ہندوستان سے گندم جاول اور دیگر اشیاء متعلق اپنے لئے کئے گئے معاہدے کو پورا کرے گا۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کا جنرل منیجر
لاہور ۱۰ جولائی نارتھ ویسٹرن ریلوے کے پہلے ہندوستانی جنرل منیجر خان بہادر اعلیٰ ایم خان ڈاکٹر کٹر ٹریک بورڈ نے اپنے نئے عہدہ کا چارج لے لیا ہے۔

مارشل سٹش ہندوستان سے گفت و شنید کرنے کیلئے تیار نہیں
نیویارک ۱۰ اگست اتحادی اقوام کی جنرل اسمبلی نے ایک گزشتہ قرارداد میں رنگ اور نسل کی بار بار امتیازی برتاؤ کرنے کی خدمت کی تھی۔ اور ہندوستان اور جنوبی افریقہ سے کیا تھا کہ وہ باہمی گفت و شنید سے اپنے تنازعہ کو ختم کریں۔ معلوم ہوا ہے کہ جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم مارشل سٹش نے اس قرارداد کے مطابق ہندوستان سے گفت و شنید کرنے سے انکار کر دیا۔

مشرقی بنگال کی لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر
خواجہ ناظم الدین
کلکتہ ۱۰ اگست مشرقی بنگال کی لیگ اسمبلی پارٹی نے کثرت آراء سے خواجہ ناظم الدین کو اپنا لیڈر منتخب کر لیا ہے۔ خواجہ ناظم الدین ۱۰ اگست ۱۹۴۷ء میں مسٹر حسین شہید سہروردی کو وسم دوت لے۔ مسٹر شہید سہروردی کو مغربی بنگال کی لیگ پارٹی کا لیڈر بلا مقابلہ منتخب کر لیا گیا ہے۔